دینی مدارس کا نصاب تعلیم اور عصر حاضر کے تقاضے

وفاق المدارس اور دینی مدارس کے نصاب و نظام سے متعلق ۲۱ سوالات وجوابات پر مشتمل حضرت صدر الوفاق کا ایک طویل اور جامع انٹرویو روزنامہ جنگ نے اپنی ۱۸ نومبر ۲۰۰۱ء بروز اتوار کی اشاعت میں شائع کیا، یہ انٹرویو اور جنگ کی طرف سے اس پر لکھا گیا افتتاحیہ نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب کا نام علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں، مولانا ۱۹۲۶ء میں ہندوستان کے مشہور شہر جلال آباد میں پیدا ہوئے، ۱۹۴۶ء میں انہوں نے برصغیر کی مشہور دینی درس گاہ دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی فراغت کے بعد جلال آباد میں آٹھ سال تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، ۱۹۵۴ء میں مولانا پاکستان ہجرت کر کے تشریف لائے جہاں وہ دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار، جامعہ دارالعلوم کراچی اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کی مسانید حدیث پر فائز رہے، ۱۹۶۷ء میں انہوں نے شاہ فیصل کالونی میں جامعہ فاروقیہ کراچی کی بنیاد رکھی، مولانا پاکستان کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ فاروقیہ کے بانی، مہتمم اور شیخ الحدیث ہیں، جامعہ فاروقیہ سے ہر سال سینکڑوں طلبہ فارغ التحصیل ہوتے ہیں، یہ پاکستان کا واحد ادارہ ہے جس سے اردو، سندھی، انگریزی اور عربی زبانّ میں "الفاروق" کے نام سے معیاری مجلّات شائع ہوتے ہیں، مولانا پاکستان میں دینی مدارس کی سب سے بڑی تنظیم "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کے صدر ہیں، مولانا کی طویل تدریسی زندگی نصف صدی پر محیط ہے مولانا کے وسیع حلقہ تلامذہ میں ملک وبیرون ملک کے ممتاز علماء داخل ہیں، مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب، جسٹس مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب، مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ، مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ، مولانا مفتی نظام الدین شامزئی صاحب، مولانا محمد جمشید صاحب تبلیغی جماعت والے، مولانا محمد رابع ندوی صاحب (مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو) جیسے ممتاز اہل علم مولانا سلیم اللہ خان صاحب کے شاگردوں میں شامل ہیں، برصغیر پاک وہند کے علاوہ دنیا کے مختلف ملکوں (ناروے، جرمنی، ساؤتھ افریقہ، انگلینڈ، امریکہ، کینیڈا، اسٹریلیا، کوریا، فرانس، ملائشیا، سعودی عرب، کویت، قطر، عمان، ایران) میں آپ کے شاگردوں کا حلقہ موجود ہے..... مولانا صحیح بخاری شریف کی اردو میں ایک معرکۃ الاراء شرح "کشف الباری عما فی صحیح البخاری کے نام سے تحریر کر رہے ہیں یہ شرح ابھی تدوین کے مراحل میں ہے اور چار ہزار صفحات پر مشتمل اس کی پانچ ضخیم جلدیں شائع ہو کر اہل علم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان اسلامی دنیا کے سب سے بڑے تعلیمی بورڈ "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کے صدر ہیں، جس سے ملحق مدارس کی تعداد سات ہزار سے متجاوز ہے اور اس تعلیمی بورڈ کے ماتحت فارغ ہونے والے حفاظ وعلماء کی تعداد تین لاکھ کے قریب ہے، مولانا سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی خدمات، کارکردگی، اثرات اور بالخصوص "دینی مدارس کا نصاب ونظام تعلیم اور عصر حاضر کے تقاضے" پر لیا گیا خصوصی انٹرویو نذر قارئین ہے۔ (رپورٹ: بشیر بابر)

س..... وفاق المدارس العربیہ پاکستان کب قائم ہوا؟ اس کی ملک میں دین کے فروغ کے حوالے سے کیا خدمات ہیں؟ نیز اس سے ملحق مدارس کی تعداد کیا ہے؟

ج..... برصغیر پاک وہند میں دینی مدارس ویسے تو پہلے بھی تھے اور ان مدارس کی اصلاح وتعمیر معاشرہ میں قابل قدر کردار بھی رہا ہے تاہم ان مدارس کا کوئی مشترکہ بورڈ نہیں تھا۔

قیام پاکستان کے بعد علماء نے پاکستان میں اسلام کی اشاعت ونفاذ کے لیے جہاں دیگر کوششیں کیں، مدارس دینیہ کی ملکی سطح پر ایک ایسے منظم اور فعال ادارے کی ضرورت واہمیت بھی شدت سے محسوس کی جس میں وہ تمام چھوٹے بڑے مدارس شامل ہوں جہاں قرآن وحدیث اور دیگر اسلامی علوم وفنون نیز اسلامی عقائد واخلاق کی تعلیم وتربیت کی خدمت غیر سرکاری طور پر انجام دی جارہی ہو، تاکہ اس سے

مدارس کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کیا جاسکے اور ان کی امیج اور پوزیشن کو مضبوط و مربوط بنایا جاسکے جو ایک اسلامی معاشرے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

چنانچہ یہ مسئلہ سب سے پہلے جامعہ خیر المدارس ملتان کی مجلس شوریٰ منعقدہ ۲۰ شعبان ۱۳۷۶ھ میں زیر بحث آیا اور اس سلسلے میں مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا خیر محمد جالندھری اور مفتی عبداللہ ملتانی رحمھم اللہ تعالیٰ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ یہ حضرات اس حوالے سے مناسب لائحہ عمل طے فرمائیں گے، انھوں نے دو سال تک غور و خوض اور صلاح مشوروں کے بعد ۳ روزہ کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا جو ۲۲، ۲۳، ۲۴، شوال المکرم ۱۳۷۸ھ کو دار العلوم ٹنڈوالہ یار میں منعقد ہوئی جس میں مدارس کا نظم و نسق، درس و تدریس، انتظام واہتمام، طریقہ کار، غرض جملہ امور نہایت مفصل طریقے سے زیر بحث لائے گئے اور آغاز کار کے طور پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل تھی (۱) مولانا خیر محمد جالندھری صاحب (۲) مولانا شمس الحق افغانی صاحب (۳) مولانا احمد علی لاہوری صاحب (۴) مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب (۵) مولانا محمد صادق بہاولپوری صاحب (۶) مولانا فضل احمد صاحب کراچی (۷) مولانا مفتی محمد عثمان صاحب کراچی (۸) مولانا عرض محمد صاحب کوئٹہ (۹) مفتی محمد شفیع صاحب کراچی (۱۰) مولانا محمد علی جالندھری ملتانی (۱۱) مفتی عبداللہ صاحب ملتانی (۱۲) مولانا محمد عبداللہ جالندھری ساہیوال۔

اس کمیٹی نے اپنے دو اجلاس کرائے پہلا اجلاس ۱۶،۱۷ ذیقعدہ اور دوسرا ۱۶،۱۷ ذوالحجہ ۱۳۷۸ھ کو منعقد ہوا دوسرے اجلاس میں مذکورہ بالا علماء کے علاوہ مندرجہ ذیل علمائے کرام نے بھی شرکت کی (۱) مولانا مفتی محمود صاحبؒ (۲) مولانا محمد عمر صاحب مستونگ (۳) مولانا محمد شفیع صاحب سرگودھا (۴) مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک (۵) مولانا عبدالخالق صاحب کبیر والا (۶) علامہ خالد محمود صاحب سیالکوٹ (۷) مولانا عبدالکریم صاحب کلاچی۔

اسی اجلاس میں مدارس کے تعلیمی، انتظامی، نصابی امور و معاملات پر بحث و مباحثہ کے بعد ایک وفاقی بورڈ بنام "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" قائم کرنے کا فیصلہ طے پایا اور مولانا شمس الحق افغانی کو وفاق کا پہلا باقاعدہ صدر، جبکہ مولانا مفتی محمود صاحب کو جنرل سکریٹری منتخب کیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ وفاق کے اغراض و مقاصد، دستور و منشور کا خاکہ بھی مرتب ہوا۔

رہا وفاق کی خدمات کا مسئلہ تو "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کا سب سے بڑا کارنامہ یا خدمت یہ ہے کہ اس نے دین اسلام کی خدمت کرنے والے مختلف و منتشر اداروں کو باہم مربوط و منظم کیا، مدارس میں نصاب و نظام کے حوالے سے پائے جانے والے نقائص اور کمزوریوں کا کافی حد تک ازالہ کیا، ان مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو اسناد و سرٹیفکیٹ جاری کر کے ان کی تعلیم کی وقعت واہمیت بڑھادی، نیز اسلام دشمن قوتوں کے مدارس کو کمزور کرنے یا ختم کرنے کے عزائم کا اجتماعی سطح پر مقابلہ کیا گیا جس سے مدارس دینیہ اور اسلامی تعلیم کا کافی حد تک تحفظ ممکن ہوا اور اب بھی اس قسم کے مسائل و مصائب سے نمٹنے کی ذمہ داری "وفاق" نے اپنے سر لی ہوئی ہے اور الحمد للہ تاہنوز اس میں کامیابی سے ہمکنار رہا ہے، اس وقت ملک کے تقریباً سات ہزار دینی مدارس "وفاق" سے منسلک ہیں اور وفاق ان تمام مدارس کا معتمد و موقر نمائندہ ادارہ ہے بفضل اللہ تعالیٰ۔

س......اس بورڈ کے تحت اب تک فاضل طلبہ، علماء کی تعداد کتنی ہے اور ان کا کیا کردار ہے؟

ج...... "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" بورڈ سے اب تک تقریباً تین لاکھ افراد فارغ ہو چکے ہیں جو ملک اور بیرون ملک دین اسلام کی ترویج واشاعت میں مصروف ہیں، مساجد میں امامت و خطابت، درس و تدریس، دینی اخلاق و عقائد کی تعلیم و تربیت نیز اسلامی عقائد واحکام، اخلاق و آداب اور اسلام کے دوسرے مذاہب کے ساتھ تقابلی جائزے اور دوسرے اسلامی موضوعات پر تصنیف و تالیف، کا فریضہ سرانجام

دے رہے ہیں۔ افتاء اور قضاء کے شعبوں سے وابستہ ہیں، جہاد، تبلیغ اور سیاست اسلامی میں بھی قابل رشک کردار ادا کر رہے ہیں غرضیکہ دین کے تمام شعبوں کے ساتھ یہی علماء وابستہ ہیں اور خود کو اس کے لیے وقف کئے ہوئے ہیں ۔

س...... دینی مدارس کے بہت سے بورڈ اور تنظیمیں ہیں، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو آپ ان سب میں کس طرح دیکھتے ہیں؟

ج...... مختلف مسالک و مکاتب فکر کے جو "وفاق" ہیں وہ ظاہر ہے اپنے اپنے حلقوں کے نمائندے ہیں اپنی ترجیحات و مزاج کے مطابق مصروف عمل ہیں اور اپنی جگہ ان کی اہمیت بھی ہے لیکن وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو ان تمام کے مقابلے میں امتیاز اور خصوصی اہمیت حاصل ہے اور اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ یہ وفاق تمام تنظیموں اور وفاقوں سے پہلے وجود میں آیا ہے اور یہ سب سے زیادہ فعال اور متحرک ہے اور اس "وفاق" کا حلقہ اثر وسیع ہے چنانچہ چاروں صوبوں آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات میں اس کی یکساں مقبولیت اور اکثریت ہے اور اس کے ماتحت مدارس کی بہت بڑی تعداد ہے اس کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ باقی تمام وفاقوں کے طلبہ کی ساری تعداد، "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کی تعداد کے صرف ایک تہائی کے برابر ہے، ملک کے تقریباً تمام ممتاز دینی مدارس وفاق المدارس سے ملحق ہیں دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، جامعہ اشرفیہ لاہور، جامعہ خیر المدارس ملتان، جامعہ امدادیہ فیصل آباد، جامعہ دار العلوم کراچی، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ کراچی، جامعہ دار العلوم کبیر والا، جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ، جامعہ دار العلوم تعلیم القرآن راولپنڈی، جامعہ فریدیہ اسلام آباد، جامعہ عثمانیہ پشاور، جامعہ امداد العلوم پشاور، جامعہ مطلع العلوم کوئٹہ، جامعہ بحر العلوم کوئٹہ، جامعہ مخزن العلوم لورالائی، جامعہ مفتاح العلوم حیدر آباد، جامعہ دار العلوم تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر، جامعہ نصرۃ الاسلام گلگت، جامعہ مدنیہ لاہور جیسے ملک کے ممتاز اور بڑے ادارے اسی وفاق سے وابستہ ہیں۔

"وفاق المدارس" کے تحت ملک بھر کے مدارس کا سالانہ امتحان ہر سال شعبان میں ہوتا ہے اس میں ہزاروں طلبہ شرکت کرتے ہیں، امتحان کا نظم و نسق اور اس کا طریقہ کار دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے، ملک بھر میں بیک وقت اس طرح کے منظم امتحان کی کسی بھی ملک میں نظیر نہیں۔

س...... وفاق المدارس کوئی لٹریچر شائع کرتا ہے، یا اس کا کوئی ترجمان جریدہ ہے؟

ج...... وفاق المدارس وقتاً فوقتاً تعلیمی امور سے متعلق ہدایات اور اپنی تعلیمی پالیسیوں پر مشتمل لٹریچر شائع کرتا رہتا ہے، اور تقریباً اب ایک سال سے وفاق المدارس کے ایک ترجمان سہ ماہی جریدہ کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا ہے یہ رسالہ سہ ماہی الوفاق کے نام سے مرکزی دفتر ملتان سے شائع ہوتا ہے اور ملحقہ تمام مدارس میں ارسال کیا جاتا ہے، اس میں مجلس عاملہ، مجلس شوریٰ کے اجلاسوں کی کارروائی تعلیمی ہدایات دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ کے جوابات پر مشتمل مضامین اور علمی مقالات شائع ہوتے ہیں۔

س...... وفاق المدارس کے ماتحت اداروں کا مسلکی ارتباط کس مکتبہ فکر سے ہے؟

ج...... وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے وابستگی اور الحاق کے لیے شرط ہے کہ وہ ادارہ اہل سنت والجماعت یعنی دیوبند مکتبہ فکر سے وابستہ ہو۔

س...... وفاق المدارس کا بیرون ملک بھی کوئی نیٹ ورک ہے؟

ج...... وفاق المدارس العربیہ پاکستان چونکہ پاکستانی مدارس کا وفاق ہے اس لیے اس کے ساتھ صرف ملکی سطح کے مدارس ملحق ہیں، بیرون ممالک کے مدارس وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق نہیں ہیں، ہاں دیگر ممالک کے طالب علم جو ہمارے ہاں زیر تعلیم ہوتے ہیں وہ وفاق میں امتحان دیتے ہیں اور فراغت کے بعد اپنے ملکوں میں جا کر وہ اپنے ماحول اور معاشرتی آداب و مزاج کے دائرے میں دین کا کام

کرتے ہیں اس لحاظ سے ان کو وفاق کے فیض یافتگان میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

س...... وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا اسلامی دنیا کے دیگر وفاق اور نصابی و تعلیمی بورڈ سے بھی کوئی رابطہ ہے ؟

ج...... کوئی باقاعدہ رابطہ تو نہیں ہے البتہ ان کے نصاب سے ہم بسا اوقات استفادہ کرتے ہیں اور تجرباتی طور پر بعض دوسرے ممالک کے نصابوں کو جزوی طور پر ہم اپنے ہاں رکھنے پر غور کر رہے ہیں اور اس کو پیش نظر رکھ کر ہم اپنے ہاں بعض تبدیلیوں کے بارے میں سوچ رہے ہیں لیکن خیال ہے کہ اس سے کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوگا۔

س...... دینی مدارس کے نصاب تعلیم کے حوالے سے بعض حلقوں کا خیال ہے کہ یہ نصاب تعلیم عصر حاضر کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔ اس میں بڑے پیمانے پر تبدیلی اور نظر ثانی کی ضرورت ہے کہ یہ جدید عہد کے تقاضوں کو پورا کرنے میں معاون ہوسکے...... کیا یہ درست ہے ؟

ج...... وہ جو بعض حلقے ہیں وہ دوسری ذہنیت کے لوگ ہیں ہمارے حلقے کے لوگ اور ہمارے ہم فکر طبقے الحمد للہ اپنے نصاب و نظام تعلیم سے مطمئن ہیں اور اس میں کسی بڑی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں کرتے رہی یہ بات کہ یہ نصاب تعلیم عصری تقاضوں کو پورا نہیں کرتا سو یہ ایک فریب ہے، دیکھیں ہمارے اس موجودہ زمانے کا سب سے بڑا تقاضہ تو میری نظر میں یہ ہے کہ کفر اور الحاد کے طوفان کا مقابلہ کیا جائے بے دینی اور دین بیزاری کے ماحول کو تبدیل کرنے کے لیے جدوجہد ہو اور دنیائے کفر کی سازشوں اور منصوبوں کو ناکام بنایا جائے اور الحمد للہ ہمارے مدارس اس ذمہ داری کو بحسن و خوبی پورا کر رہے ہیں، اس میدان میں ہمارے مدارس اور اس کے فضلاء کی خدمات بفضل خدا قابل اطمینان ہیں اور باقی یہ کہ ہمارے ہاں کوئی سائنسدان انجینئر، صنعتکار اور ماہر فلکیات پیدا نہیں ہوا تو یہ میرے خیال میں کوئی عار کی بات نہیں ہے کہ ایک تو ہمارے مدارس دینی مدارس ہیں اور یہ کوئی دینی خدمات تو نہیں ہیں زیادہ سے زیادہ ان کو دنیوی ضروریات قرار دیا جاسکتا ہے تو اس کے لیے جو ہزاروں اسکول، کالج، یونیورسٹیاں اور انسٹی ٹیوٹ ہیں وہ کس مرض کی دوا ہیں وہاں دین اور اخلاق نام کی تو کوئی چیز نہیں ملکی سرمائے کا ایک بہت بڑا حصہ ان پر خرچ کیا جاتا ہے تو انہی مقاصد کے لیے خرچ کیا جاتا ہے! اور ان اداروں سے منسلک لوگ خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں سو وہ ان میدانوں میں مسلم امہ کی رہنمائی بھی کریں مدارس میں ان چیزوں کو شامل کرنے سے ان کو کیوں اس قدر دلچسپی ہے ظاہر ہے اس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ان دینی مدارس کے خالص دینی مزاج اور اسلامی تشخص کو مجروح اور کمزور کیا جاسکے لیکن انشاء اللہ یہ خواب پورا نہیں ہوگا۔

اور پھر یہ کہ ہم نے آٹھویں کلاس تک کے تمام وہ مضامین اپنے ہاں رکھے ہیں جو عصری تعلیم گاہوں میں پڑھائے جاتے ہیں اور اس کے بعد دلچسپی رکھنے والے طلبہ اپنے نصاب کے ساتھ ساتھ دوسری کلاسوں کا امتحان بھی دے سکتے ہیں اور اس میں مہارت حاصل کرسکتے ہیں ، ہمارے ہاں بہت سے طلبہ نے ایسا کیا ہے اور کر رہے ہیں۔

س...... یہ حقیقت بھی مخفی نہیں کہ دینی مدارس کا نصاب خواہ اس کا تعلق ملک کے کسی بھی فرقے اور مکتب فکر سے ہو جدید عہد کے تقاضوں کے تحت تبدیل و ترمیم کا متقاضی ہے، خود موجودہ حکومت کی نیشنل سیکورٹی کونسل کے رکن ڈاکٹر محمود احمد غازی اس کا عندیہ دے چکے ہیں کہ حکومت دینی مدارس کے نصاب پر نظر ثانی اور بڑے پیمانے پر تبدیلی کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور موجودہ حکومت نے اس حوالے سے ایک آرڈیننس بھی جاری کیا ہے کیا اس قسم کی کسی کوشش کا آپ خیر مقدم کریں گے ؟ یا از خود کوئی فارمولا آپ کے ذہن میں ہے ؟

ج...... موجودہ حکومت کا یقیناً یہ ارادہ ہے اور سابقہ حکومتوں کے بھی مدارس کے سلسلے میں یہی ارادے تھے ہم تو ان ارادوں کو سراسر بدنیتی اور اغیار کے اشاروں کی تعمیل پر محمول کرتے ہیں اور ممکن ہے ان کا ارادہ نیک نیتی پر مبنی ہو، تاہم ایسی کسی تبدیلی و ترمیم کو قبول

کرنے کے لیے ہم تیار نہیں، حکومت نے اس حوالے سے جو آرڈیننس جاری کیا ہے وہ سابقہ تمام حکومتی حربوں اور آرڈیننسوں میں اپنے محتویات کے اعتبار سے خطرناک ترین ہے، اس کا نفاذ مدارس کی آزاد حیثیت کو ختم کرنے اور ان کے کردار کو تباہ کرنے کے مترادف ہوگا اور ہم انشاءاللہ اس کا بھرپور دفاع کریں گے۔

س...... دینی مدارس کے نصاب میں تاریخ، جغرافیہ، قانون، جدید تجارت و معیشت او دیگر عصری علوم کا فقدان ہے ظاہر ہے یہ بڑی حد تک دنیا میں رونما ہونے والی تبدیلیوں اور سائنسی ترقی سے دور رہنا ہے، کیا ان حقائق کے باوجود آپ اس پر نظر ثانی یا جدید علوم کی اس میں مداخلت کی مخالفت کریں گے؟

ج...... جہاں تک تاریخ، سیاست اور قانون کا تعلق ہے یہ چیزیں تو عربی اور اردو زبان میں بڑی سطح پر موجود ہیں اور ہمارے طلبہ میں اتنی استعداد ہوتی ہے کہ وہ خارجی طور پر ان چیزوں کا مطالعہ کرکے اس میں مہارت حاصل کرسکتے ہیں اور کرتے بھی ہیں اس کے لیے انگریزی لٹریچر ضروری نہیں اور نہ ہی نصاب میں ان چیزوں کو رکھنا اتنا زیادہ اہم ہے آج بھی ہمارے طلبہ سیاست اور تاریخ عصری تعلیم یافتہ حضرات کے مقابلے میں زیادہ جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں، رہی جدید تجارت و معیشت سو اس میں ہمارے درجہ تخصص (Specialization) کے طلبہ مہارت حاصل کرتے ہیں اور تخصص میں ان چیزوں کو سکھانے کا انتظام و اہتمام بھی ہوتا ہے۔

لہٰذا ہم کسی تبدیلی اور ترمیم کو ناجائز تو نہیں سمجھتے لیکن اس کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے پس حکومت کو بھی چاہیے کہ وہ اس سے بے فکر رہے۔

س...... دینی مدارس کے نصاب پر طلبہ اور علماء کے حوالے سے ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ یہ نصاب فرقہ واریت، ایک دوسرے کی تکفیر اور مذہبی منافرت کو پروان چڑھانے میں کردار ادا کر رہا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

ج...... یہ مسئلہ بڑی حساس نوعیت کا ہے اور قدرے تفصیل طلب بھی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی کو کافر، مشرک یا خارج از مذہب قرار دینے کا فتویٰ اگر مطلقاً ممنوع قرار دیا جائے پھر تو اس دین کا اللہ ہی حافظ ہے کہ دین کے نام پہ لوگ طرح طرح کے عقائد اور نظریات گھڑیں گے اور اس کے متعلق کوئی پوچھنے والا نہیں ہوگا نتیجہ یہ ہوگا کہ دین کا حلیہ بگڑ جائے گا یعنی اسلام کی من مانی تعبیریں ہوں گی اور ہر عقیدے کو اسلامی عقیدہ کہنے سے کسی کو کوئی چیز نہیں روکے گی جیسا کہ ابھی ماضی قریب میں قادیانی فرقے کے عقائد کفریہ تھے اگر فتویٰ پر پابندی ہوتی تو آج وہ مسلمان کہلاتے جس کا ظاہر ہے کتنا بڑا نقصان ہوتا؟ ہاں یہ ضرور ہے کہ بات بات پر کفر اور شرک کے فتوے لگانا اور ایک دوسرے کی تکفیر و تفسیق میں بے احتیاطی سے کام لینا انتہائی مذموم ہے لیکن ایسا مسالک کی سطح پر نہیں ہوتا اور نہ ہی تمام علماء اس طرح کرتے ہیں بلکہ معدودے چند افراد ہوتے ہیں اور اگر سچ پوچھا جائے تو ہمارے ہاں سرکاری ایجنسیاں اس "کار خیر" میں سب سے زیادہ پیش پیش ہوتی ہیں وہ اپنے سیاسی مقاصد کے لیے ان باتوں کو ہوا دیتی ہیں ورنہ اگر حکومت اس معاملے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرے تو تمام مسالک کے سرکردہ اور ممتاز علماء کے ساتھ مل بیٹھ کر وہ اس کا حل سوچ سکتی ہے اور ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ حکومت کا ایک مستقل ادارہ ایسا ہوتا جس کی ذمہ داری اس نوعیت کے مذہبی معاملات کو حل کرنا ہوتا اگر ایسا کوئی ادارہ معرض وجود میں لایا جائے اور اس میں غیر جانبدار اعلیٰ صلاحیت کے اہل علم اور قانون تاریخ اور دیگر امور کے ماہرین بھی ہوں تو یقیناً ایسی سنجیدہ کوششوں سے فرقہ واریت کی روک تھام ممکن ہے۔

جہاں تک مدارس کے نصاب کو اس کا سبب ٹھہرانے کی بات ہے وہ سراسر جہالت پر مبنی ہے مدارس میں کوئی ایسی کتاب نہیں پڑھائی جاتی جس میں ایک دوسرے کی تفسیق اور تکفیر کی تعلیم ہو بلکہ ایک دوسرے کے عقائد بھی نہیں پڑھائے جاتے اور نہ اس قسم کی کوئی دوسری تعلیم یا تربیت ہوتی ہے یہاں تو صرف، نحو، لغت معانی، تفسیر، حدیث، فقہ، ادب، منطق اور فلسفہ وغیرہ پڑھایا جاتا ہے جس میں

اس قسم کی کوئی بات نہیں ہوتی اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ فرقے چودہ سو سال سے موجود ہیں اور نئے وجود میں آرہے ہیں اور دیگر ممالک میں بھی ہیں مگر کہیں ان کی ایسی کیفیت نہیں ہے جیسے ہمارے ہاں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حکومت کی کارستانی ہے پھر یہ کہ اگر اس طرح کی باتوں کی وجہ سے مدارس کو ہدف بنایا جاتا ہے یا دینی نظام و نصاب تعلیم کو، تو پھر یہ جو اسکول اور کالج کے پڑھے ہوئے ہیں ان میں اکثر ایک دوسرے کو قتل کرنے، رشوت کھانے، حلال و حرام میں تمیز نہ کرنے، کرپشن اور اسمگلنگ میں ملوث ہوتے ہیں کیا ان کی وجہ سے اسکولز اور کالجز کو بند کیا جائے اور ان کو تنقید کا نشانہ بنایا جائے یقیناً وہاں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور مدارس میں تو اکثریت اچھے اور مثبت کردار کے لوگوں کی ہوتی ہے تو یہ دوہرا معیار کیوں اپنایا جاتا ہے؟ کیا اس مسئلہ کا مثبت اور منصفانہ حل ممکن نہیں؟

س...... کیا فرقہ واریت کے خاتمے، مکاتب فکر کے اتحاد و ہم آہنگی کے حوالے سے کسی متفقہ دینی نصاب تعلیم کو قبول کیا جاسکتا ہے؟

ج...... ہمارے ہاں اکثر مسالک مثلاً دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث وغیرہ کا نصاب تعلیم تو تقریباً ایک ہے، رہے دوسرے مسالک تو ان کے مدارس کی بھی کوئی بڑی تعداد نہیں اور پھر یہ ہے کہ وہ اپنے مسلک کی کتابوں کو پڑھیں پڑھائیں اور ہم اپنے مسلک کی پھر یہ کہ کسی بھی مسلک میں رہتے ہوئے اس کا لٹریچر پڑھنا تو ایک بدیہی بات ہے اور اگر کسی مسلک سے کسی کتاب کو نکالا جائے یا اس کے لوگوں کو ان کی کتابوں سے روکا جاتا ہے تو پھر تو وہ مسلکی نہیں رہے گا اور ایسا بظاہر ممکن نہیں ہے اور پھر جیسا کہ میں نے کہا مسالک کے ہوتے ہوئے بھی فرقہ واریت اور دہشت گردی نہ ہو یہ ممکن ہے اور اس پر علماء کو متفق کیا جاسکتا ہے۔

س...... مغرب کی اسلام، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلم دنیا پر فکری اور نظریاتی یلغار کی تردید کے حوالے سے کیا موجودہ دینی نصاب ان کی تردید اور مقابلے کی اہلیت رکھتا ہے؟

ج...... ہم تو پورے شرح صدر اور دیانت سے سمجھتے ہیں کہ مدارس کے فضلاء میں یہ اہلیت پوری طرح پائی جاتی ہے اور اب تک کی مدارس کی تاریخ گواہ ہے کہ انھوں نے اس فرض کو بخوبی انجام دیا ہے اور اس کے لیے مزید بھی سوچا جارہا ہے اور سنجیدگی سے مختلف امور کا جائزہ لیا جارہا ہے انشاء اللہ ہم اس معاملے میں دوسرے حلقوں سے زیادہ حساس نہ ہوں تو کم ہرگز نہیں ہونگے۔

س...... ترقی کے اس دور میں اگر دینی مضامین کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم کو بھی شامل نصاب کرلیا جائے تو کیا مفید نہ ہوگا؟

ج...... ایسے تجربے ماضی میں ہوئے ہیں مگر وہ ناکام ہوئے اور پھر اور تو کچھ نہیں ہوتا البتہ وہ دینی مضامین برائے نام اور تابع مہمل بن کر رہ جاتے ہیں ویسے اگر سکولز اور کالجز میں عصری علوم کے ساتھ دینی علوم رکھے جائیں اور جس طرح کے لوگ مدارس سے پیدا کرنے کی خواہش ظاہر کی جارہی ہے وہ ان عصری تعلیم گاہوں میں تیار کئے جائیں تو کیا حرج ہے؟ اور کیا یہ مفید نہیں ہوگا؟ یا ایسا ممکن نہیں ہے؟

س...... آپ کے ذہن میں دینی نصاب میں کسی ممکنہ تبدیلی کا کیا خاکہ ہے؟

ج...... ہم کسی بڑی تبدیلی کے خواہاں تو نہیں البتہ بعض تبدیلیاں بسا اوقات کرلیتے ہیں اس سلسلے میں ہمارے ممتاز علماء کرام کے اتفاق سے بعض مضامین اور بعض کتب کے اضافہ یا ترمیم کی مثالیں پہلے بھی موجود ہیں اور آئندہ بھی ایسا کیا جاسکتا ہے بطور خاص ہماری ترجیحات میں عربی ادب، اردو ادب، فلکیات، ریاضی، تقابل ادیان کمپیوٹر اور تحقیقی و تصنیفی شعبے کے ماہرین بڑے پیمانے پر پیدا کرنا شامل ہے۔ اس سلسلے میں ہماری ایک مستقل کمیٹی ہے جو نصاب کی ضروری تبدیلیوں پر غور و خوض کرتی اور پھر بڑی مجلس میں ان تبدیلیوں کو پیش کرتی ہے۔

س...... کیا یہ ممکن ہے کہ مدارس کے دینی نصاب میں جدید مسلم مفکرین اور اسلامی دنیا کے روشن خیال اسکالروں کی آراء سے استفادہ کرتے ہوئے انہیں شامل نصاب کرلیا جائے؟

ج...... ممکن تو ہے البتہ ضروری نہیں جیسا کہ میں عرض کررہا ہوں ہم اپنی سوچ میں دین کے ساتھ مخلص ہیں اب جس چیز کو ہم

اپنے اس مقصد سے ہم آہنگ سمجھتے ہیں اس کو کسی بھی وقت لیا جاسکتا ہے اور جو چیز ہماری نظر اور تجربے میں مضر یا مہمل ہے اس سے ہم احتراز کرتے ہیں اللہ ہمیں صحیح فیصلوں کی توفیق عنایت فرمائے۔

س...... دینی مدارس کے نصاب تعلیم کی از سر نو تدوین کے حوالے سے آپ کے ذہن میں کیا تجاویز ہیں؟

ج...... عالم اسلام کے ممتاز اہل علم کی کاوشوں سے اس سلسلے میں استفادہ کیا جارہا ہے لیکن آئے روز نئی تبدیلیوں سے کسی بھی نصاب ونظام کی وقعت واہمیت ختم ہو جاتی ہے اور پھر یہ کہ آج کل کے اسکالر حضرات عام طور پر مغرب زدہ اور غیر مسلم دنیا سے مرعوب ہیں جن کی کتب سے کوئی معتد بہ فائدہ تو نہیں ہو سکتا البتہ نقصان کا اندیشہ ہے ہاں یہ الگ بات ہے کہ ان میں بعض کسی حد تک اچھے بھی ہیں اور ان کی کاوشیں یقیناً قابل استفادہ ہیں۔

س...... ماڈل دینی مدارس کی تجویز کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج...... ہمارے خیال میں وہ علی گڑھ جیسے ہوں گے، جن میں دین برائے نام ہوگا اور مقصود عصری تعلیم ہوگی اس لیے تمام وفاقوں نے اسے رد کر دیا ہے۔

س...... دینی مدارس کے بارے میں مغرب اور بعض حلقوں کا تاثر یہ ہے کہ یہ دہشت گردی کے مراکز ہیں یہ بات کس حد تک درست ہے؟

ج...... دہشت گردی سے اگر ان حلقوں کی مراد "اسلام" ہو جیسا کہ بظاہر ہے تو یقیناً یہ اسلام کے مراکز ہیں اور اگر اس سے مراد غنڈہ گردی ہو تو اس کا باطل ہونا بدیہی ہے ورنہ ان حلقوں کے لوگ آکر خود دیکھ لیں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے، اور کیا کہا جاسکتا ہے، صفائیاں تو یک عرصے سے پیش کی جارہی ہیں۔

س...... فرقہ واریت کا تدارک کیوں کر ممکن ہے؟

ج...... اگر حکومت اس سلسلے میں مخلص اور سنجیدہ ہو تو تمام مسالک کے سرکردہ اور معتدل اہل علم نیز دوسرے ملکوں کے علماء ہرین قانون، سنجیدہ سیاستدانوں اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین مل بیٹھ کر اس کا پائیدار اور قابل قبول حل نکال سکتے ہیں مشکلے نیست کہ آسان نہ شود۔

س...... ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ کیوں کر ممکن ہے اور نفاذ اسلام کی صورت میں کیا دینی مدارس کے فضلاء حکومت چلانے کی اہلیت رکھتے ہیں؟

ج...... پاکستان کے وجود میں آنے کا باعث ہی جب نفاذ اسلام ہے تو پھر تمام محب وطن طبقوں کو اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے لیے جدوجہد کرنا چاہیے اور اسلامی علوم کے ماہرین دیانت دار افراد کو حکومتی ذمہ داریاں سونپنا چاہیے ظاہر ہے جب ہر حلقہ اپنے اپنے طور پر اس کام کے لیے جدوجہد کرے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسلام یہاں نافذ نہ ہو۔

پھر یہ کہ مدارس کے فضلاء حکومت چلا سکیں گے؟ "طالبان" کے چھ سال بحسن وخوبی حکومت چلانے کے بعد اس سوال کی کوئی ضرورت واہمیت نہیں رہتی ان کی حکومت میں سوائے اس کے کیا "نقص" ہے کہ وہ مکمل اسلامی نظام نافذ کر چکے ہیں اور اس پر سختی سے عمل پیرا ہیں دنیا اس کو نہیں مانتی تو یہ کون سی تعجب کی بات ہے؟! بلکہ یہی تو اس کے اسلامی ہونے کی دلیل ہے اور امن وامان کے قیام اور ملک پر مضبوط گرفت کے حوالے سے تو دشمن بھی ان کا اعتراف کر رہا ہے۔

☆☆☆